دوسرا شرابی :۔ تو گویا طلعت کے نام پر جو مکاں ہے اُس کے مکین تم ہو

پہلا شرابی :۔ قسم خدا کی اٹھارہ نمبر، نظام منزل، مرا مکاں ہے

دوسرا شرابی :۔ کرایہ دیتی ہے اُس کا طلعت تو کہہ رہا ہے ترا مکاں ہے

پہلا شرابی :۔ نشے میں کہتا ہوں صاف تجھ سے بہت ہے طلعت کو پیار مجھ سے

دوسرا شرابی :۔ زباں کو دے لگام ورنہ تو آج کھائے گا مار مجھ سے

پہلا شرابی :۔ جو ہاتھ مجھ پر کبھی اٹھایا طلاق لے لے گی تجھ سے طلعت

دوسرا شرابی :۔ وہ تجھ کو سینڈل سے پیٹ دے گی کہ عشق کرتی ہے مجھ سے طلعت

پہلا شرابی :۔ اگر تجھی سے وہ عشق کرتی گلے لگاتی نہ وہ مجھے بھی

دوسرا شرابی :۔ ابھی جہنم میں بھیجتا ہوں تیرے نشے کو بھی اور تجھے بھی

پہلا شرابی :۔ گلا پکڑ مت! ہٹا لے اپنے یہ ہاتھ گندے، یہ کالے کالے

دوسرا شرابی :۔ تباہ کر دوں گا، مار ڈالوں گا میں نہ چھوڑوں گا تجھ کو سالے

پہلا شرابی :۔ اٹھارہ نمبر، نظام منزل میں بول بیٹا کبھی گھسے گا ؟

دوسرا شرابی :۔ تمہاری ماں کو گلے لگانے تمہارا یہ باپ ابھی گھسے گا

پہلا شرابی :۔ کمینے کتے (پھٹے گریباں) رذیل پاجی (پھٹی وہ ٹائی)

دوسرا شرابی :۔ سؤر کے بچے (گلاس ٹوٹے) حرام زادے (اگری تپائی)

شڑاپ تھپڑ، کھٹاک گھونسے، دھڑم بھڑم دھاپ چل رہے ہیں
گلے پھلا کے، دُمیں اٹھا کے یہ دونوں مرغے اچھل رہے ہیں

تیسرا شرابی :۔ حسیں ہے موسم سماں ہے رنگین، لڑو نہیں بھائی باز آؤ
ارے او بیرا یہ کیا ہے گڑبڑ ؟ یہ مر نہ جائیں انہیں چھڑاؤ

بیرا :۔ جناب یہ دونوں باپ بیٹے ہیں بھول جاتے ہیں روز پی کے
یہ دونوں رہتے ہیں ایک ہی گھر میں غل مچاتے ہیں روز پی کے

تیسرا شرابی :۔ اجی وہ طلعت کا کیا ہے قصہ جو بن گئی زیبِ داستاں ہے

بیرا :   اجی وہ ہے ایک نیک عورت جو "اِس" کی بیوی اور "اُس" کی ماں ہے

مکتوبِ خانیوال — محمود احمد قریشی

کالا باغ ڈیم کو سکردو ڈیم میں بدلنے کی سازشیں ہو رہی ہیں

- موجودہ حکومت ایرانی مفادات کا تحفظ کر رہی ہے
- افغانستان کو تقسیم کرنے کی سازشیں کی جا رہی ہیں

ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المومن بخاری

مرکزی نائب صدر عالمی مجلس احرارِ اسلام

گزشتہ دنوں ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المومن بخاری مرکزی نائب صدر عالمی مجلس احرارِ اسلام پاکستان جب خانیوال تشریف لائے تو احرار ہاؤس، میں اُن سے تفصیلی ملاقات ہوئی۔ اس بار شاہ جی بہت مصروف تھے۔ سہ پہر ۴ بجے انہوں نے جامع عثمانیہ میں علماءِ کرام، دانشوروں، صحافیوں، وکلاء اور مختلف مکاتب فکر سے متعلق افراد سے خطاب کیا۔ شام بعد نمازِ مغرب "احرار ہاؤس" میں پریس کانفرنس، بعد نمازِ عشاء جلسۂ عام سے خطاب کیا۔ اور دوسرے روز ناشتہ سے قبل احرار ہاؤس میں راقم السطور نے تفصیلی گفتگو کی جو نذرِ قارئین ہے۔

ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المومن بخاری نے کہا ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں عورت کی سربراہی کے سلسلہ میں ہمارا شرعی اصولی اختلاف ہے اور جو دینی جماعتیں اور علماءِ کرام عورت کی سربراہی کی مخالفت کر رہے ہیں ان کو اس پورے لادینی جمہوری نظام کو ہی تبدیل کرنے کی جدوجہد کرنی چاہیے۔ جس کے نتیجے میں بیگم زرداری اس ملک کی سربراہ منتخب ہوئیں۔ انہوں نے کہا کہ دینی قوتوں کے باہمی خلفشار نے ملک کو ایک بڑے خطرناک بحران سے دوچار کر دیا ہے۔ اور اس وقت علماءِ کرام اسلام کی بالادستی کی بجائے جمہوریت کے فروغ کے لئے کوشاں ہیں حالانکہ اسلام کا جمہوریت اور جمہوریت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مگر افسوس کہ بعض علماءِ کرام اور بڑی دینی جماعتوں نے مروجہ انتخابی نظام اور جمہوریت کو قبول کیا۔ پھر جمہوریت کے فیصلوں اور اس کے نتائج کو قبول کرنے سے انکار کیوں؟

مجلسِ احرارِ اسلام کا شروع ہی سے یہ موقف رہا ہے کہ جمہوریت میں اسلام نہیں اور اسلام میں جمہوریت نہیں دونوں الگ الگ نظریۂ حیات اور نظامِ ریاست ہیں اسلام اور جمہوریت میں بعد المشرقین ہے۔ ہماری تو جنگ ہی یہی ہے کہ اسلام کفریہ نظاموں کے سہاروں کا محتاج نہیں ہے اور اسلام کا مقصد اسلام کی حکومت کے سوا کچھ نہیں ہے۔

مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان کی دینی سیاسی جماعتیں مروجہ جمہوری پارلیمانی نظام کا حصہ اور پرزہ بن کر اسے قبول کر چکی ہیں اور اسی نظام کے سانچے میں ڈھل کر نظامِ اسلام کے خواب دیکھ رہی ہیں۔ دوسری طرف جمہوری فیصلے کے نتیجے میں جب بیگم بے نظیر بھٹو حکمران بن گئیں تو اب جمہوریت پسند علماء و کرام سراپا احتجاج بنے ہوئے ہیں حالانکہ یہ تحفظ صرف اسلام میں ہے جمہوریت میں نہیں۔